Digitized By Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳	۸ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش	۲ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	۸ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو درد نقرس کی تکلیف بدستور ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو آنکھوں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام کل بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم ڈاکٹر چودہری عبدالاحد صاحب ایم ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" پر تقریر فرمائینگے۔ اس سے قبل اس موضوع پر دو لیکچر ڈاکٹر صاحب موصوف دے چکے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی ازراہ کرم و نوازش شمولیت فرمائینگے آخر میں تشریحی سوالات کا موقعہ دیا جائے گا۔ آلہ نشر الصوت کا انتظام کیا جائے گا۔ ممبران مجلس اور صاحب علم طبقہ کو شامل ہو کر استفادہ کرنا چاہیئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

انتخابات کے متعلق بعض حکام کا خلاف قانون طریق عمل

ہم خلاف قانون حرکات کے متعلق مستند شہادات فراہم کرتے جائینگے

(از ایڈیٹر)

حکومت پنجاب نے ۳ نومبر ۱۹۴۵ء کو افسران اعلےٰ ڈویژنوں کے کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کے نام ایک مراسلہ میں تمام سرکاری ملازموں کی توجہ سرکاری ملازموں کے راہ و روش سے متعلقہ قواعد ۱۹۴۵ء کے قاعدہ نمبر ۲۰ کی طرف دلائی ہے جس کی رو سے اس بات کی سخت ممانعت ہے۔ کہ کوئی سرکاری ملازم کسی مجلس آئین ساز کی انتخابی مہم میں کسی شخص یا فریق کے حق میں کنویسنگ کرے۔ یا اپنے اثر اور رسوخ کو کام میں لاکر کسی فریق کو فائدہ یا نقصان پہنچائے۔ یا کسی طریق سے پبلک کے اس حق کو آزادانہ استعمال کرنے میں مداخلت کرے۔ اور تنبیہہ کی گئی ہے۔ کہ اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والے حکومت کے نزدیک شدید طور پر قصوروار سمجھے جائیں گے۔

مگر تعجب ہے کہ باوجود اس قانونی ممانعت کے جو پہلے سے موجود ہے۔ اور جس کے متعلق یقیناً کہا جا سکتا ہے۔ کہ تمام سرکاری ملازموں کو اس کا علم ہے یا ہونا چاہیئے۔ اس قسم کی اطلاعات مختلف مقامات کے متعلق مختلف ذرائع سے ہمارے پاس متواتر پہنچ رہی ہیں۔ کہ کئی ایک سرکاری عہدہ دار جن میں تحصیلدار۔ افسران مال۔ تھانہ دار۔ پٹواری۔ اور گرداور وغیرہ شامل ہیں۔ بڑی سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے مختلف ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کہ ووٹروں پر دباؤ ڈال کر ان کے ووٹ اپنے منشاء کے مطابق دلا سکیں۔ اس قسم کی اطلاعات ہمیں دوسرے مقامات کے علاوہ ضلع گورداسپور کے متعلق بھی پہنچ رہی ہیں۔ ہم یہ اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ایسی معلومات کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اور جو امور گواہیوں سے ثابت ہو نگے۔ انکا ہم ریکارڈ رکھیں گے۔ اور حسب موقعہ اس معاملہ کو پبلک کے علاوہ حکومت پنجاب حکومت ہند اور برطانوی حکومت کے سامنے پیش کرینگے۔ کیونکہ یہ طریق عمل انکا خلاف قوانین ہے۔ ایسے تمام عہدہ داروں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان پر اصل حکومت قانون کی ہے۔ اور قانون کو پورا کرنا انکا اولین فرض ہے۔ بعض دفعہ ایک افسر اپنے ماتحتوں سے ایک ایسا کام لیتا ہے۔ جو خلاف قانون ہوتا ہے مگر وہ اپنے ماتحت کی بعد میں حفاظت نہیں کر سکتا۔ بلکہ دیکھا گیا ہے کہ جب ماتحت پکڑا جاتا ہے۔ تو بالا افسر جھوٹ بولکر سارا الزام ماتحت پر لگا دیتا ہے۔ پس ایسی خلاف قانون کارروائیوں سے افسران کو بچنا چاہیئے۔ ہم کسی ایک پارٹی کی نسبت ایسا نہیں لکھتے ہمارے نزدیک اس قانون کی زد میں مسلم لیگ یونینسٹ پارٹی کانگریس مہاسبھائی وغیرہ سب ہی آتے ہیں۔ ان میں سے کسی پارٹی کی بھی کوئی افسر تائید کرے۔ تو وہ قانون شکن ہوگا۔ اور ہمارا فرض ہوگا۔ کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اور اس کے کارناموں کو دنیا پر اور حکومت پر ظاہر کریں۔ اس میں ہم دوست دشمن کسی کی بھی پروا نہیں کرینگے۔ کیونکہ قانون کا احترام پیدا کرنا ملک کے امن کے لئے ضروری ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ضلع گورداسپور کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے۔ کہ اس وقت ضلع کے دونوں اعلےٰ افسر انگریز ہیں۔ یعنی ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جنہیں فرقہ بندی سے بالکل آزاد ہونا چاہیئے۔ ان سے امید کیجا سکتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ عمل میں انتخابات کے متعلق صحیح برطانوی روایات پوری طرح قائم رکھیں گے۔ اور جو افسران روایات اور گورنمنٹ کے مقرر کردہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے ضلع گورداسپور میں پائے جائیں۔ انہیں اپنی اصلاح کے لئے مجبور کریں گے۔ تاکہ ان کے ضلع میں کوئی ایسی بات نہ پہنچے جو خلاف اخلاق خلاف انتخابی روایات اور خلاف قانون ہو۔ اور جس کی وجہ سے اس ضلع کی بدنامی ہو۔

چار سال کے بعد جناب مولوی رحمت علی صاحب اور دیگر مبلغین کی خیر و عافیت کا پہلا خط

الحمد للہ کہ خدا تعالےٰ نے احمدی مجاہدین اور دوسرے احمدیوں کو جنگ کے مہیب خطرات سے محفوظ رکھا

جزائر شرق الہند کے سب مجاہدین اور احمدیوں کے لئے دعا کی درخواست

چند دن ہوئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مکرم جناب مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کی طرف سے خیر و عافیت کی نہایت مختصر اطلاع ریڈ کراس کے ذریعہ پہنچی تھی۔ اب چار سال کے بعد ان کا پہلا خط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پہنچا ہے۔ جو ۲۲ ستمبر کا لکھا ہوا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے اس میں نہ صرف اپنے متعلق بلکہ دوسرے مجاہدین اسلام مکرم سید شاہ محمد صاحب اور مکرم ملک عزیز احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری اور ان سب کے اہل و عیال کی خیر و عافیت کے متعلق نہایت خوشکن اطلاع دی ہے الحمد للہ

مکرم مولوی صاحب موصوف حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ حضور کی دعاؤں سے تمام احمدیہ جماعت خیریت سے ہے۔ سب دست بستہ حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ جلد قادیان کی زیارت کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ نیز لکھا ہے۔ لڑائی کے بعد تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہو گا۔ اسلئے کام کرنے

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

۴ ماہ نبوت ۱۳۲۴ہش مطابق ۴ نومبر ۱۹۴۵ء

بعد نماز مغرب چار اصحاب نے بیعت کی بعد ازاں حضور مجلس میں رونق افروز ہوتے تو حضور کی خدمت اقدس میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کا تازہ تار پیش کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ شمس صاحب کی تار ہے۔ جو ابھی ابھی آئی ہے۔ جس میں تین امور کا تذکرہ ہے۔ (۱) نو وارد مبلغین کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی اور اس موقعہ پر کئی معزز شرفاء بھی مدعو تھے۔ اور اس طرح تبلیغی تبادلہ خیالات کا اچھا موقعہ مل گیا۔ (۲) چوہدری شاہ نواز صاحب بذریعہ ہوائی جہاز واپس تشریف لا رہے ہیں۔ (۳) لنڈن میں انٹرنیشنل کلچرل ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک زبردست جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں دنیا کے آئندہ نظام کے متعلق بحث کی جائیگی تقریباً دنیا کے تمام ڈیلیگیٹ جمع ہو رہے ہیں۔ لیبر پارٹی کے ممبران کے علاوہ خود مولانا شمس صاحب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اُن سے اسلامی تعلیم کے نقطہ نگاہ کو پیش کرنے کے متعلق خواہش کی گئی ہے۔

اس کے بعد حضور نے انسداد ہیضہ سے متعلق امور پر جناب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب انچارج نور ہسپتال اور دیگر احباب سے گفتگو فرمائی اور پھر ارشاد فرمایا کہ آجکل دنیا کی ہر ایک چیز ملمع بن گئی ہے۔ اسی لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں کے آخری دور کو فتنہ دجال سے موسوم فرمایا تھا۔ دجل کے معنے فریب کے ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق اُن کی کوئی سی چیز لے لو اُن میں ضرور چالاکی کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں اتحادیوں کی سیاست کی بعض تازہ ترین مثالیں ذکر فرمائیں جاپان پر قبضہ کے علاوہ ساؤتھ افریقہ کے واقعات پر بھی تبصرہ فرمایا۔ مغربی حکومتوں کے طریق کار کی ملمع سازی کے تفصیلی بیان کے بعد فرمایا کہ اسلامی طریق یہ ہے کہ ہر معاملہ میں سچائی سے کام لیا جاوے حضور نے بتلایا کہ حقوق کے تدریجی حصول سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ بلکہ جتنا ملتا ہو۔ وہ لے کر مزید کے لئے کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ عقلمند قوموں کا یہی طریق ہے۔ قرآن پاک کی آیت کو نوا ربانیین میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ انسان کی ولادت اور اس کا نشو و نما خود تدریجی ہے۔ حضور نے شملہ کانفرنس کے موقعہ پر سیاسی لیڈروں کی غلط پالیسی کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعض آزاد ممالک کی مثالوں سے واضح فرمایا کہ انہوں نے پہلے تھوڑے حقوق لے لئے اور بعد ازاں ترقی کرتے کرتے پورے طور پر آزاد ہو گئے۔ اسی طرح ہندوستانی کر سکتے ہیں۔ اس ضد کا نقصان ہی ہے۔ کہ اگر سارے حقوق یکدم ملیں تو لینگے ورنہ نہیں لینگے۔

۵ ماہ نبوت ۱۳۲۴ہش مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۵ء

پہلے مکرم عبد الاحد خان صاحب افغان مہاجر نے مسجد مبارک میں لاؤڈ سپیکر لگانے کے وعدہ کنندگان کو یاد دہانی کرانے کا نتیجہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ پندرہ روز تک اس مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگ سکیگا۔ انشاء اللہ۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ذکر فرمایا کہ شیخ عبد الرحمن صاحب مصری کے ایک مضمون کے جواب میں مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل کا مضمون الفضل میں شائع ہوا تھا۔ مولوی صاحب نے شیخ صاحب کی غلط بیانیوں کا اظہار کر کے مطالبات کئے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری صاحب نے "پیغام صلح" میں جواب دینے کی بجائے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ مولوی ظفر محمد صاحب کوئی مستند عالم نہیں۔ یہ محض جواب نہ دینے کا بہانہ ہے ورنہ اگر مولوی ظفر محمد صاحب مستند عالم نہیں تو مصری صاحب کہاں کے مستند عالم ہیں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند انہوں نے حاصل کی ہے۔ اور اسی یونیورسٹی سے مولوی ظفر محمد صاحب نے یہی سند حاصل کی ہے۔ (مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل ہونے کے علاوہ ایف۔ اے منشی فاضل، ادیب فاضل۔ فارغ التحصیل جامعہ احمدیہ بھی ہیں) حضور نے فرمایا۔ اگر سوال معقول اور قابل اعتناء ہو تو اس کا جواب دینا ضروری ہوتا ہے۔ یا پھر سوال ایسا ہو کہ اس سے کسی کے ابتلاء میں پڑنے کا خطرہ ہو تو بھی جواب ضروری ہوتا ہے۔ جب مولوی ظفر محمد صاحب کے مطالبات معقول ہیں۔ تو مستند عالم اور غیر مستند عالم کی بحث فضول ہے۔ اگر شیخ صاحب کے نزدیک مولوی ظفر محمد صاحب مستند عالم نہیں تو کیا مولوی محمد علی صاحب کو وہ مستند عالم قرار دے سکتے ہیں؟

حیرت ہے۔ کہ یہی غیر مبایعین اور ان کے امیر ۱۹۱۴ء میں جب خلافت کے خلاف ٹریکٹ لکھتے ہیں۔ تو اس وقت یہ اصل قابل عمل قرار دیتے ہیں۔ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال (بات کو دیکھو یہ نہ دیکھو کہ کس نے کہی ہے) مگر آج اس مقولہ کو بدل کر یوں کہنے لگ گئے ہیں۔ انظر الی من قال ولا تنظر الی ما قال (یہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے یہ نہ دیکھو کہ اس نے کیا کہا ہے۔) یہ طریق مومنانہ نہیں ہو سکتا۔

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ مصری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک دو ماہ بعد جواب لکھونگا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کیا اس وقت مولوی ظفر محمد صاحب کوئی اور ڈگری حاصل کر لینگے؟ دراصل یہ مستند عالم کی بات محض بہانہ ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں تفصیلاً روشنی ڈالی۔

اس کے بعد حضور نے ذکر فرمایا کہ میری ڈاک میں ایک بے نام رقعہ آیا ہے۔ میرا قاعدہ یہی ہے۔ کہ اس قسم کے خطوط کے میں جواب نہیں دیا کرتا لیکن اس میں بعض امور ایسے ہیں کہ میں ان کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ پھر حضور نے خط میں مندرجہ امور کا ایک ایک کر کے جواب دیا۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر و مضامین کے عنوانات تبدیل کر کے "حسن یکتا" وغیرہ عنوان مقرر کرنے کا خط میں ذکر کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ ہمارے جلسہ کی تقاریر تو ہر قسم کے لوگوں کے لئے ہوتی ہیں۔ ان میں صفات باری تعالیٰ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام اور دیگر اخلاقی و علمی مسائل پر لیکچر ہوتے ہیں۔ اور یہ سب مضامین انجام کار محبت الٰہیہ ہی پیدا کرتے ہیں۔ جہالت تو سچے عشق میں روک ہوتی ہے۔ ہمارے سارے مضامین خدا تعالیٰ کی محبت کے گرد ہی چکر لگاتے ہیں۔ اور یوں بیشک وہ عنوانات غیر معقول بھی ہیں۔ ان سے مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ حضور نے محبت الٰہیہ کے حصول کے ذرائع پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔

خط لکھنے والے نے جنوں کے متعلق بھی ذکر کیا تھا۔ حضور نے اس مسئلہ کی حقیقت بیان فرمائی اور بتلایا کہ جنوں کے مخفی وجود کے تو ہم قائل ہیں ہم جس چیز کے منکر ہیں وہ یہ ہے۔ کہ وہ جن انسانوں کے سروں پر سوار ہو کر ان کو گزند پہنچاتے ہیں۔ یا بعض لوگوں کے ہاں مسخر ہو کر ان کو پھل وغیرہ لا دیتے ہیں۔ اس وہم کا ہم ازالہ کرتے ہیں ورنہ جن جنوں کا قرآن میں ذکر ہے ہم ان پر تو ایمان لاتے ہیں۔

خط میں تیسرا امر یہ تھا کہ "مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین" میں عدم قتل انبیاء کا ذکر ہے۔ حضور نے قتل انبیاء کے مسئلہ کی وضاحت فرمائی اور کہا کہ میں اس موضوع پر خطبات دے چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حَکَم و عدل ہیں ان کے فیصلہ کے سامنے کسی کا قول حجت نہیں ہو سکتا۔ سائل نے اس سوال میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے لئے ادب کے طریق کو بھی ملحوظ نہیں رکھا کیونکہ اگر اس طرح سوال کیا جائیگا تو بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کے مقابلہ پر آنے والا قول سند نہیں مانا جا سکتا۔ خواہ وہ کسی کا قول ہو۔ حضرت یحییٰؑ اور حضرت سید احمد صاحب بریلوی کی شہادت کا تذکرہ بھی فرمایا۔

بعد ازاں شیخ محمد نصیب صاحب نے اپنے دو خواب بیان کئے جن میں سے ایک میں شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم آف لاہور نے انہیں کہا تھا۔ کہ اس مجلس کی باتیں ہمیں بھی سنایا کرو۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ ان کے ساتھیوں تک یہ باتیں پہنچایا کریں کبھی فوت شدہ انسان سے مراد اس کے اقارب اور ساتھی بھی ہوتے ہیں۔ کچھ دیر مجلس میں وزیر آبادی شیخ صاحبان کا بھی ذکر ہوا۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ایک گمنام خط کا جواب

چندہ تو خدا تعالیٰ کو دینا ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک گمنام خط پہنچا ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ "بغیر پانچ وقت کی نماز کے سکرٹری مال رہ سکتا ہے۔ کیا اس صورت میں اسکو چندہ دینا چاہیئے"۔ امیر حضرت اقدس نے فرمایا۔ اعلان کر دیا جائے کہ گمنام خط ملا ہے۔ اسلئے جواب کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ "چندہ تو خدا تعالیٰ کو دینا ہے"۔ پس کیا ڈاکخانہ میں جس کلرک کو منی آرڈر کرنے کے لئے آپ رقم دیتے ہیں وہ کلرک ضرور مسلمان ہوتا ہے؟ باقی جماعت کو اپنے سکرٹری

241
Digitized By Khilafat Library Rabwah

شانِ مصلح موعود

(۱)

(از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب)

اسلام کے زندہ ہونے کی بشارت

آج سے تیرہ سو برس پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے ساتھ جو جو ناگوار واقعات پیش آنے والے تھے ان کا نقشہ کھینچ دیا تھا۔ اور آپ نے ان سب مصائب کا ذکر کیا تھا۔ جن کے سننے سے صحابہ کرام کے دل دہل گئے تھے مگر جہاں آپ نے اس تاریکی کا ذکر فرمایا۔ وہاں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اس کے بعد روشنی کا آنا ضروری ہے۔ اور رات کے بعد دن ضرور چڑھے گا۔ وہ دن کیا تھا۔ وہ روشنی کی بشارت کیا تھی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا۔ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور بتایا کہ اسلام مسیح موعود کے ہاتھوں پھر زندہ ہوگا اور اللہ تعالےٰ پھر اسے ایسا غلبہ عطا فرمائیگا جو قیامت تک رہے گا۔ صحابہ کرام کو گو اس بات کا بہت رنج تھا۔ کہ وہ اسلام جس کو انہوں نے سالہا سال کی محنت کے بعد اپنے خون کی آبپاشی سے زندہ کیا۔ وہ پھر مردہ ہو جائیگا اور وہ حیرت سے پوچھتے تھے۔ کہ یا رسول اللہ یہ ممکن ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ مگر ساتھ ہی بتایا کہ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور سلمان فارسی کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا۔ تو بھی ان (فارسیوں) میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو واپس لے آئے گا۔

مسیح موعود کا زمانہ اور مسلمانوں کی حالت

مگر جہاں صحابہ کرام کے دل بہت بے چین تھے۔ اور مارے کرب کے ان کو قرار نہ آتا تھا۔ ان کا دل چاہتا تھا۔ کہ کاش وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ میں پھر پیدا ہوں اور ان کو قربانیاں کرنے کا موقعہ ملے۔ اور شجر اسلام کو اپنے خون سے سینچیں۔ آجکل کے مسلمان دین سے اس قدر بے خبر ہیں۔ کہ وہ مسیح اور مہدی جس کی خبر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی آیا بھی۔ اور اپنا کام پورا کرنے کے بعد چلا بھی گیا مگر یہ ہیں کہ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ اور جن لوگوں کو دین سے کچھ تھوڑی بہت مس ہے بھی وہ بھی الٹے مشاغل میں مصروف ہیں۔ اور جو لوگ دین کا کام کر رہے ہیں۔ ان کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ ان کو یہ فکر نہیں۔ کہ اسلام پھر دنیا میں زندہ ہو۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والے بڑھیں اور خداوند تعالےٰ کی توحید قائم ہو۔ ان کو فکر ہے تو یہ کہ ان کی پارٹی جیت جائے اور ان کے فریق کا چرچا لوگوں میں ہو۔ گویا وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اپنے نفس کے لئے کر رہے ہیں۔ باقی اللہ تعالےٰ اس کے دین یا اس کے نبی سے ان کو دور کا بھی واسطہ نہیں۔ کس قدر بدقسمت ہیں یہ لوگ کہ انہوں نے اس انسان کا زمانہ پایا۔ جس کا انتظار کرتے کرتے لاکھوں مسلمان اس جہان سے کوچ کر گئے۔ مگر یہ ہمارے بھائی اس سے غافل ہی رہے۔ اور جب کوئی قدم اٹھایا بھی تو اس کے خلاف۔ وہ بیج جو خدا تعالےٰ نے بونا تھا بویا گیا۔ اور جس کے ہاتھوں سے اس کا بویا جانا مقدر تھا۔ اسے یہ جہان چھوڑے چالیس برس ہونے کو ہیں۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود جب آئے تو اس کو میرا اسلام کہنا۔ اور پھر حضرت حذیفہ سے ابوداؤد میں یہ بھی روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ اس زمانہ کے بعد کیا پھر بدی کا پھیلنا بھی ممکن ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر آپ سے پوچھا گیا۔ کہ اس کا علاج کیا ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا تلوار۔ پھر آپ سے سوال کیا گیا۔ کہ تلوار کے بعد باقی کیا رہے گا۔ تو آپ نے فرمایا۔ پھر کھنڈرات پر حکومت ہوگی۔ اور اندھیرے پر سورج چمکے گا۔ پھر فرمایا کہ وہ لوگ پیدا ہوں گے جو بدی کی طرف بلائیں گے۔ اور تلقین کی کہ اگر اس وقت خدا کا خلیفہ پیدا ہو۔ اور وہ تمہارا مال تم سے لے لے۔ اور تم کو کوڑے بھی لگائے تو اس کی اطاعت کرنا۔ وگرنہ تم درخت کی جڑ میں دانت پیستے مر جاؤ گے۔

اس تاکید کے باوجود مسلمانوں نے وہ وقت کھو دیا۔ صرف یہ نہیں کہ مسیح موعود کی مدد نہ کی۔ بلکہ اس کے سب سے بڑے دشمن بن گئے۔ مگر وہ اللہ تعالےٰ کا شیر ہر ایک کا مقابلہ کرتا رہا۔ اور آخری وقت تک ثابت قدم رہا۔ اور جب کام ختم ہو گیا۔ تو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سلسلۂ خلافت

اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس نے اس کے خلیفہ کو قائم کیا۔ اور اس خلیفہ کی وفات کے بعد دوسرے خلیفہ کو اور جیسا کہ مقدر تھا۔ یہ خلیفہ آپ ہی کی ذریت سے بنا۔ اس خلیفہ کا مقام کیا ہے۔ اور کس حد تک ہم نے اسے پہچانا۔ یہ آگے پتہ لگے گا۔ وہ خلیفہ کون ہے وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود اولاد

آج سے تیرہ سو برس پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی۔ وہاں یہ بھی فرمایا فیتزوج و یولد لہ کہ وہ شادی کرے گا۔ اور اسکے اولاد بھی ہوگی۔ اب اگر اس سے یہی سمجھا جائے کہ وہ شادی کرے گا۔ اور اس کے ہاں عام لوگوں کی طرح کی اولاد ہوگی۔ تو یہ ایک بے معنی سی بات ہے۔ کیونکہ دنیا میں قریباً سب لوگ شادی کرتے ہیں۔ اور پھر ان کے ہاں اولاد بھی ہوتی ہے۔ دراصل اس میں ایک بہت بڑی پیشگوئی تھی۔ اور یہ بتایا گیا تھا۔ کہ اس کی اولاد بہت باکمال ہوگی۔ اور اس کے گھر میں ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جس کے ہاتھوں دین کے بہت بڑے بڑے کام سرانجام پائیں گے۔

پسر موعود

اس بات کا ذکر بزرگان سلف کے بعض رویا اور کشوف میں بھی ملتا ہے۔ جو اس پسر موعود کے متعلق روشنی ڈالتے ہیں۔ مثلاً حضرت نعمت اللہ ولی نے ایک قصیدہ چھٹی صدی ہجری میں لکھا۔ اس میں پہلے اس زمانہ کا نقشہ کھینچا۔ جبکہ سب دنیا تاریک ہونے والی تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کیا۔ اور پھر اس پسر موعود کا ذکر کیا۔ جس کے متعلق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں ؎

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی سے گزر جائیگا۔ تو اس کے نمونہ پر اس کا پسر یادگار ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درجہ ہے۔ اس سے اس پسر موعود کے مرتبہ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ جو کہ اسی کے رنگ میں رنگین ہوگا۔

سفر ہوشیارپور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۵ء کے آخر میں سفر ہوشیارپور کیا۔ اور وہاں ایک علیحدہ جگہ میں متواتر چالیس دن اللہ تعالےٰ سے دعائیں کیں۔ ان ایام میں آپ دن رات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ یہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ آپ نے اس زمانہ میں کس بات کے لئے زیادہ دعائیں کیں۔ مگر اس بات میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کہ وہ دعائیں زیادہ اسلام اور اس کے دوبارہ زندہ ہونے کے لئے تھیں۔ کیونکہ آپ کی زندگی کا اصل مقصد یہی تھا۔ کہ اسلام پھر ایک بار زندہ ہو اور اللہ تعالےٰ کی توحید دنیا میں پھیل جائے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے نگوں ایک بار پھر تمام جہان پر غالب ہوں اس لئے یہی یقین غالب ہے۔ کہ اس وقت بھی آپ نے یہ سفر اسی ارادے سے کیا تھا۔ کہ آپ اسلام کے لئے جو کہ بہت خستہ حالت میں تھا دعائیں کریں۔ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ یہ کہ اسلام اس وقت ہر طرف سے دشمنوں کے نرغے میں تھا۔ اور ہر طرف سے دشمن حملہ کر رہا چاہتا تھا۔ کہ اسلام کا نام روئے زمین سے مٹ جائے۔ اپنے تو اس سے غافل ہو ہی چکے تھے دشمن کیا عیسائی اور کیا آریہ اور کیا دوسرے مذاہب کے لوگ اس کے لئے کوشاں تھے۔ کہ کاش یہ کامل مذہب دنیا سے مٹ جائے۔ تا کہ ان کے جھوٹے معبودوں کی دنیا پر ایک پھر حکومت قائم ہو۔ اسلام کی اس حالت کو آپ کا دل اس وقت خون ہوا جاتا تھا

اور آپ کی دن رات کی دعائیں یہی تھیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو پھر زندگی بخشے۔ اور سرسبز و شاداب کرے۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارات

آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا۔ اور آپ کی التجاؤں کو نوازا اور آپ کو اپنے الہام کے لئے مخاطب کرکے فرمایا۔ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا۔"

دردمندانہ دعاؤں کا اثر

یہ طویل الہام آپ کو آپ کی ان دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا جو آپ نے بڑے الحاح اور زاری کے ساتھ اسلام کے پھر زندہ ہونے کے لئے کیں۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بتایا کہ آپ کی سب دعائیں اس بارے میں قبول ہو گئیں وہاں وہ ذریعہ بھی بتایا کہ جس کے ہاتھوں سے اسلام کو مدد پہنچنی ان سے مقدر کر رکھی تھی۔ وہ ذریعہ کیا تھا وہ ایک لڑکے کی بشارت تھی جو آپ کی ذریت اور اولاد سے ہونا تھا۔ اور جس نے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر بزرگان کی پیشگوئیوں کے ماتحت پیدا ہونا تھا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ایک رحمت اور قربت کا نشان قرار دیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ وہ فتح اور کامیابی کی کلید ہوگا۔ یعنی اس کے آنے سے کامیابی کے دروازے کھل جائینگے۔ اور دین اسلام اور اللہ تعالیٰ کے کلام کا مرتبہ پھر لوگوں پر ظاہر ہو جائیگا۔

پسر موعود کی بلند شان

بہرحال یہ الہام اس قدر واضح ہے کہ اس کی تفصیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر یہ عظیم الشان پیشگوئی جہاں اسلام کی ترقی اور اس کے پھر زندہ ہونے کے بارے میں ہے۔ وہاں یہ اس بات پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ وہ لڑکا جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں وعدہ کیا کس قدر بلند شان کا ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں کہیں بھی اپنی اولاد کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کو ایک الٰہی نشان قرار دیا ہے۔ اور خصوصاً اس لڑکے کو جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہوشیارپور کے سفر میں دی۔ جبکہ آپ نے متواتر چالیس دن اسلام کی ترقی کے لئے اپنی پوری توجہ اور عاجزی سے دعائیں کی تھیں۔ ان دعاؤں کے جواب میں یہ الہامات ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ احمدیت یعنی اسلام کی ترقی اس موعود بیٹے کے ہاتھوں اور اس کے زمانہ میں ہونی مقدر ہے اور یہی ایک وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے اس لڑکے کے متعلق خبر دی تھی۔ حقیقت تو یہ ہے۔ ایک نیک دل اور پاک فطرت انسان کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں خبر دینا ہی کافی ہے۔ اور کسی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر چونکہ انسان بغض اور کینہ کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے واضح سے واضح امر پر بھی پردہ پڑ جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں۔ آجکل بھی بعض لوگوں کے دلوں اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس لئے وہ حق کو قبول نہیں کرتے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں بہت سے دشمنوں نے یہ کہا کہ آپ نعوذ باللہ ابتر رہینگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا ان شانئک ھو الابتر۔ کہ تیرا دشمن ہی ابتر ہوگا۔ اس وقت ایک بہت عالی مقام اولاد کی بشارت دی۔ اور ساتھ ہی اس موعود لڑکے کے بارے میں آپ کو اطلاع دی۔ اسوقت ہر بچے کے پیدا ہونے کے وقت ہر احمدی کا دل مسرت سے بھر جاتا تھا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا نشان ہوتا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کے بارے میں پہلے سے بشارت دے رکھی تھی مگر بعد میں کئی لوگ اسی مبشر اولاد کے خلاف ہو گئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فوجی احباب اور دوسرے نوجوان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے خطبہ میں بیان فرمایا کہ "میں جس مضمون کو آج بیان کرنا چاہتا ہوں ظاہری لحاظ سے وہ دنیوی نظر آتا ہے۔ اور ہماری جماعت کی تربیت ابھی ایسی نہیں کہ وہ اپنے نظام بلکہ خلیفۂ وقت کی زبان سے بھی دنیوی امور سنکر متاثر ہو دینی امور میں تو ہر قسم کی قربانی کے لئے ہماری جماعت تیار ہو جاتی ہے۔ مگر جہاں کسی دنیوی امر کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ باوجود اس لمبے تجربہ کے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جب کبھی بھی مجھے خدا تعالیٰ نے دنیوی امور کے متعلق بولنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ہزارہا تجربہ کاروں کی رائے کے مقابلہ میں میری ہی رائے زیادہ صحیح نکلی ہے"۔

اس دنیوی معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ کہ وہ فوجی جو کہ فوج سے فارغ ہو کر آئینگے "میں اُنکو نصیحت کرتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ گھر پر رہ کر فاقہ کریں وہ تجارت کی کوشش کریں۔ ایسی تجارت کی جو دین اسلام کیلئے بھی مفید ہو"۔

پھر فرمایا "میں سمجھتا ہوں یہ عظیم الشان موقع ہے۔ اس قسم کی تجارت کا موقع جو شاید آئندہ بیس سال تک پیدا نہ ہو اس لئے جو سپاہی افسر ڈسچارج ہوتے چلے جائیں اُن کو چاہیئے کہ اپنی زندگی مذکورہ بالا طریق پر وقف کریں۔ اس رنگ میں نہیں کہ سارے کا سارا وقت دین کیلئے پیش کریں بلکہ اس رنگ میں کہ ہم نے کوئی کام کرنا ہے بجائے اس کے کہ ہم خود کام کریں تحریک جدید کی ہدایت کے ماتحت جس مقام پر ہمیں جاکر کام کرنے کے لئے کہا جائیگا۔ اور جو کام ہمارے لئے تجویز کیا جائیگا ہم اُس جگہ جائینگے اور اس کام کو کرنے کیلئے تیار ہونگے۔ باقی مال اُن کا ہوگا۔ کوشش اُن کی ہوگی اخلاقی مدد اُن کو سلسلہ دیگا۔ اور مادی بھی جس حد تک توفیق ہوگی۔ اگر اس رنگ میں پانچ چھ ہزار آدمی مل جائیں اور ملجانے چاہئیں تو ایک عظیم الشان تغیر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائینگے"۔

فوجی احباب خاص طور پر غور فرمائیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اُن سے کیا چاہتے ہیں اس وقف میں نہ صرف اُن کو دینی لحاظ سے سرخروئی حاصل ہوگی۔ بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی وہ اپنا کاروبار کر سکینگے فرق صرف اتنا ہوگا کہ مقام اور کام کا تجویز کرنا تحریک جدید کے ذمہ ہوگا۔

دوسرے نوجوان جو کہ اپنے آپ کو اس وقف کے اہل سمجھتے ہیں وہ بھی فوراً اس سلسلے میں قدم اٹھائیں۔ اور خدا کی خوشنودی جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس ...... دن کو قریب سے قریب تر لائیں جبکہ احمدیت میں لوگ جوق در جوق داخل ہوں گے۔ وہ فوجی احباب جنکو یہ خطبہ نہیں مل سکا وہ دفتر تجارت تحریک جدید کو لکھیں تا کہ اُن کو خطبہ بھجوانے کا انتظام کیا جاسکے۔

خاکسار ناظم تجارت

242

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کچھ اپنی والدہ مرحومہ کے متعلق

میری والدہ ماجدہ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے) ۳ ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء کی پانچویں تاریخ تقریباً ساڑھے پینسٹھ سال کی عمر میں فوت ہوگئیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ ان کی بعض خصوصیات کا ذکر ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں کو نیکی اور تقویٰ کی تحریص کا موجب ہوگا۔ اس لئے حسب ارشاد نبوی "اُذکروا موتٰکم بالخیر" قارئین "الفضل" کے لئے مندرجہ ذیل سطور میں ان کا کچھ حال گذارش کرتا ہوں:۔

والدہ صاحبہ یوں تو گھر کے مردوں کے ساتھ ۱۸۹۷ء میں ہی سلسلہ میں داخل ہوگئی تھیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر ۱۹۰۴ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ بیعت کی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت نیک صالح اور عبادت گذار تو پہلے ہی تھی۔ بیعت کرنے سے اس میں اور بھی جلا پیدا ہوگئی۔ باوجود عرفِ عام کے مطابق "ان پڑھ" ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے خصوصی مسائل اور امتیازی حیثیت کو خوب سمجھتی تھیں۔ اور رشتہ داروں میں نہایت جوش اور اخلاص سے تبلیغ کرتی تھیں۔ غایت درجہ حلیم اور سادہ تھیں۔ لیکن دورانِ تبلیغ میں مناسب موقع پر غیرت کا اظہار نہایت احسن پیرائے میں کرتیں۔ اور حق کے بیان کرنے میں قطعاً نہ ڈرتی تھیں۔ علمی دلائل پر زور دینے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء پر روحانی افضال کی بارش اور بزرگانِ سلسلہ کی اللہ تعالےٰ تک رسائی اور ان کی دینداری پر زور دیتیں۔ اور خدا کے فضل سے ان کا یہ طریق ہمارے رشتہ داروں کو سلسلہ کے قریب لانے کا موجب ہوتا۔

والدہ صاحبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہر تحریک میں شامل ہونے کا التزام کرتی تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ جب حضور نے مسجد لندن کے لئے تحریک فرمائی۔ تو اپنی ساری پونجی جو زیور کی شکل میں تھی۔ چندہ میں دے دی۔ "تحریک جدید" میں نہایت باقاعدگی سے حصہ لیتی رہیں۔ اس چندہ اور اس کے علاوہ دیگر ہنگامی چندوں کے لئے مجھ سے کبھی کوئی رقم طلب نہ کی۔ گھر کے سودا سلف کے اخراجات میں سے بچا کر کچھ تھوڑی بہت رقم رکھتی جاتیں۔ اور مطلوبہ رقم جمع کرکے اپنے طور پر ادا فرما دیتیں۔ ویسے خود انتہائی طور پر سادہ تھیں۔ اور اپنے لئے انتہائی سادگی اور کفایت شعاری پسند فرماتیں۔ ان کی ضروریات زندگی نہایت سادہ اور مختصر تھیں۔ اور ان کا اپنی ذات کے لئے خوراک اور لباس پر نہایت ہی قلیل خرچ کرنا ہمارے گھروں کے لئے ایک قابلِ رشک مثال تھی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات گرامی سے انہیں والہانہ عقیدت تھی۔ حضور کے ہر ارشاد کی تعمیل فرض عین سمجھتیں۔ جب حضور نے تحریک کی کہ تمام مرد اور عورتیں لکھنا پڑھنا سیکھنے کی کوشش کریں۔ تو والدہ صاحبہ نے باوجود پیرانہ سالی کے قلم۔ دوات و تختی بنائی۔ قاعدہ خریدا اور مبتدی بچیوں کی طرح پڑھنا شروع کیا۔ اور عرفی تعلیم حاصل کرنے کا اس قدر شوق ظاہر کیا۔ کہ ہر وقت اسی دھن میں رہتیں۔ کہ کچھ لکھنا پڑھنا آجائے۔ والدہ صاحبہ کو ہر وقت اس امر کا فکر دامنگیر رہتا۔ کہ کہیں نافرمانوں میں ان کا شمار نہ ہو جائے۔

مرحومہ نمازوں میں بہت باقاعدہ تھیں۔ ہر نماز اول وقت پر نہایت سنوار کر ادا کرتی تھیں۔ نماز کا باقاعدہ احترام کرتیں۔ میں نے کبھی انہیں تیمم کرکے یا بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ سخت سردی کے دنوں میں باوجود طبیعت کی کمزوری کے باقاعدہ وضو کرتیں۔ ساری عمر تہجد کا التزام رکھا۔ نماز اس قدر خشوع و خضوع سے ادا کرتیں۔ کہ دیکھنے والوں کو بھی رقت آجاتی۔ نماز میں انکساری اور عاجزی کا اظہار ہوتا۔ اور نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کرتیں۔ رمضان کے سارے روزے باقاعدگی سے رکھتیں۔ پچھلی رات کو اٹھتیں۔ مسجد میں جاکر تراویح میں شامل ہوتیں۔ پھر سحری پکا اور کھا کر فجر کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو جاتیں۔ اور درس سنکر گھر آتیں۔ نوافل پڑھنا ان کا معمول تھا۔ جب کبھی کوئی مہم سر کرنی ہوتی۔ بے شمار نوافل کی منت مانتیں اور ان کو ادا فرماتیں۔ الغرض حد درجہ کی عبادت گذار اور منکسر المزاج تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا بھی ان کے ساتھ وہی معاملہ تھا۔ جیسا وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔ ان کی دعائیں قبول ہوتیں۔ اور خواب میں بہت سی بشارتیں ملتیں۔ ان کے اکثر خواب نہایت واضح طور پر پورے ہوتے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق بھی والدہ مرحومہ کو اکثر رویاء اور کشوف دکھلائے گئے۔ جن کا وہ وقتاً فوقتاً ذکر فرماتی رہیں۔

میرے ساتھ محبت کرنا تو ایک طبعی امر تھا۔ میرے رشتہ دار۔ واقف کاروں اور دوستوں میں سے بھی جنہیں مرحومہ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ سب جانتے ہیں۔ کہ وہ کس قدر دعاگو تھیں۔ جو کوئی ان سے ملتا۔ خوش ہو جاتا۔ سلام کے جواب میں بہت دعائیں دیتیں۔ اور محبت سے پیش آتیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی وفات پر میرے دوستوں اور رشتہ داروں نے بھی جو میری طرح ان کی بے لوث دعاؤں سے محروم ہوگئے ہیں۔ میرے ساتھ برابر کی شرکت کی ہے۔ اور ان کی وفات کو ایک مشترکہ نقصان سمجھا ہے۔

والدہ مرحومہ کی زبان پر ہر وقت خدا اور رسول کا ذکر رہتا۔ آخری بیماری کے دنوں میں جب انہیں محسوس ہوا۔ کہ ان کا آخری وقت آپہنچا ہے۔ تو اس وقت کلمہ طیبہ پڑھا۔ استغفار کیا۔ درود شریف پڑھا۔ اور ہمیں صرف یہ کہہ کر کہ "تم خدا کے سپرد" اپنے تمام دنیاوی تعلقات ختم کر دیئے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے زندگی کے ایام میں تھوڑا سا اور اضافہ کر دیا۔ پھر آخری چند روز بیہوش رہیں۔ لیکن آخری وقت سے چند منٹ پہلے خلاف توقع سنبھالا لیا۔ اور خدا تعالےٰ نے دعائیں کرنے کا ایک اور موقع عطا کیا۔ ہوش آتے ہی کہا۔ کہ آؤ سب ملکر حمد و ثنا کریں۔ پھر درود شریف پڑھا۔ دعائیں کیں۔ اور وہی زبان جو چند روز پہلے چلتی بھی نہ تھی۔ معجزانہ طور پر چلی۔ اور آپ دیر تک خدا تعالیٰ کا ذکر کرتی رہیں۔ پھر سب سے کہا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی رضا پر خوش ہوں۔ آپ مطلقاً کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ آپ سب کا خدا حافظ ہے۔ ہم نے یہ سمجھ کر کہ اب ہوش ہیں۔ کچھ پانی پلادیں۔ پانی پیش کیا۔ لیکن کہا۔ کہ نہیں اب مجھے خدا تعالیٰ ہی پانی پلائیگا۔ یہ کہہ کر جسم کو سیدھا کر لیا۔ یہ عصر کا آخری وقت تھا۔ نماز کی نیت باندھ کر ہاتھ سینے پر رکھ لئے۔ پھر ہمارے سامنے ہونٹ ہلتے رہے۔ اور آپ چل بسیں۔ کس قدر نیک انجام ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی وقت موسم میں جو اس سے پہلے سخت گرم تھا خنکی پیدا ہوگئی۔ کچھ بارش ہوئی اور موسم خوشگوار ہوگیا۔ اگلے روز مومنین کی ایک بہت بڑی جماعت نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور ہمیں ان کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔ غمزدہ بزرگوں کی دعاؤں کا محتاج محمد ابراہیم آف تعلیم الاسلام ہائی سکول

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کیلئے دوسو (۲۰۰) روپیہ انعام

شیخ مصری صاحب کا ایک مضمون ۱۹ ستمبر کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ جس کا عنوان ہے "مولوی محمد علی صاحب کا مقام احادیث خیر الانام میں" اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مصری صاحب کی رائے میں حجج الکرامہ میں ص ۴۲۲، ص ۴۲۳ پر بیان شدہ تین روایتوں میں سے ایک روایت مولوی محمد علی صاحب پر ایسے طور پر چسپاں ہوتی ہے۔ جو ان کو برحق ثابت کرتی ہے۔ مصری صاحب نے اپنے مضمون مورخہ ۱۹ ستمبر میں مذکورہ روایت کو لفظاً نقل نہیں کیا۔ بلکہ دو روایتوں کو ملا کر ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں شائع کیا ہے۔ مصری صاحب سے بار بار مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مصری صاحب جس مفہوم کو حدیث کا نام دے کر مولوی محمد علی صاحب پر چسپاں کر رہے ہیں اور اپنے مضمون میں اس کا نام تیسری حدیث رکھتے ہیں۔ وہ حدیث حجج الکرامہ کے ص ۴۲۲ و ص ۴۲۳ میں سے نکال کر دکھا دیں۔ لیکن ابھی تک مصری صاحب اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ پس اگر مصری صاحب اپنی نام نہاد تیسری حدیث کو نکال کر دکھا دیں۔ تو مبلغ دوصد روپیہ نقد انعام لیں۔ اور اگر اب بھی ٹال مٹول کرتے ہیں۔ تو دنیا جان لیگی۔ کہ مصری صاحب نے اب جھوٹی حدیثیں بنانی شروع کر دی ہیں اور ایسے طریق کو استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ جو ایک مسلمان اختیار نہیں کر سکتا۔ (خاکسار نورالحق واقف زندگی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ رسالت کا چوتھا ایڈیشن

یہ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی وہ مقبول عام تصنیف ہے۔ جو تین بار چھپ کر اپنوں بیگانوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ اسمیں محترم مصنف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو اس خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور انکی تائید میں ایسے معقول اور زبردست دلائل نقل فرمائے ہیں کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس تبلیغی کتاب میں کیا لکھا گیا ہے۔ اور کن مضامین عالیہ پر بحث کی گئی ہے۔ اس کا مختصر سا حال ذیل کے ریویو میں ملاحظہ ہو۔ جو عرصہ ہوا الفضل میں اس کے پہلے ایڈیشن کی بنا پر کیا گیا تھا۔

"یہ ایک خاص کتاب۔ مذکورہ بالا نام سے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی طرز تحریر جیسی جامع۔ پُر معنی۔ دلآویز اور آسان ہے وہ ہماری تعریف و توصیف سے بالکل مستغنی ہے اور اسی وجہ سے ہم اس کی نسبت کچھ نہ کہیں گے۔ ہاں مختصر طور پر احباب کی اطلاع کے لئے اس تازہ تالیف کے مضامین کی نسبت کچھ ذکر کریں گے تاکہ احباب کو اصل کتاب کی طرف توجہ پیدا ہو اور اسمیں جو حقائق و معارف بیان ہوئے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھا کر تبلیغ احمدیت میں کامیابی حاصل کریں۔

ابتدائی صفحوں میں "مقدمہ" کے زیر عنوان سلسلہ رسالت کی مختصر مگر نہایت جامع حقیقت بیان کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ یہ سلسلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کے ذریعہ اپنے کمال کو پہنچ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی روحانی تعلیم قرآن کریم کے ذریعہ کمال تک پہنچنے کا ذکر کرتے ہوئے۔ قرآن کریم کی لفظی اور معنوی حفاظت کا ثبوت دیکر اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا ہے۔ اور اسی سلسلہ میں اسلام کی یہ خصوصیت بیان کی ہے جو اس کی زندگی کا ثبوت ہے کہ اس کے اندر ہمیشہ ضرورت کے وقت ایسے شخصوں کا وجود قائم رہا جو مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے مشرف تھے۔ اور پھر باوجود تعلیم روحانی مکمل ہونے کے اسلام میں مصلحوں کی ضرورت سات زبردست دلائل سے ثابت کی ہے اس کے مقابلہ میں آخری زمانہ کے خطرناک فتنہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کر کے موجودہ زمانہ کو ان پیشگوئیوں کا مصداق ثابت کیا ہے۔ اسطرح نہایت ذہن نشین طریق سے طبائع میں خود بخود موجودہ فتنہ کا علاج معلوم کرنے کی خواہش پیدا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی ہے۔ اور یہ خاص خصوصیت تمام کتاب میں موجود ہے کہ ایک محقق کے دل میں کسی مسئلہ کی تحقیق کرتے وقت جس ترتیب سے خیالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی ترتیب سے خود انکا ذکر کر کے تسلی بخش بحث کی گئی ہے۔

اس سے آگے "تمہید" کے زیر عنوان تحقیق حق کے طریق بیان فرماتے ہوئے نقلی تحقیق کی یہ ترتیب قائم فرمائی ہے کہ اول قرآن مجید۔ دوسرے سنت تیسرے احادیث۔ چوتھے دیگر کتب سماوی پانچویں علمائے سلف اور اس کے متعلق یہ زریں ہدایت تلمبند کی ہے کہ "جہاں ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے مطابق کسی مدعی کے دعویٰ کو پرکھیں اور ان سے باہر نہ جائیں۔ وہاں اس سے بھی بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ ہم ان کے مدارج کو بھی مدنظر رکھیں"۔

اس کے بعد عقلی طریق سے تحقیق کرنے کا مختصر مگر نہایت جامع اصل بیان کیا ہے۔ اور بالآخر اس بارے میں دعا سے کام لینے کی خاص تاکید پر تمہید ختم فرمائی ہے۔ اس کے آگے صداقت مسیح موعود سے تعلق رکھنے والے اہم مسائل کو بیان فرماتے ہوئے وہ وہ جوہر دکھائے ہیں اور ساتھ کے ساتھ مخالفین کے اعتراضات کو اس خوبی سے رد فرمایا ہے کہ بے اختیار مرحبا اور جزاکم اللہ کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ان مسائل کا مختصراً ذکر کرنا بھی چونکہ آسان نہیں۔ اس لئے ان کے صرف عنوان درج ذیل کرتے ہیں (۱) نزول و ظہور مسیح و مہدی (۲) وفات مسیح ناصری (۳) حضرت مسیح آسمان پر نہیں اٹھائے گئے۔ (۴) حقیقت معراج (۵) حیات مسیح کے عقیدہ پر اجماع کبھی نہیں ہوا (۶) حیات مسیح کا عقیدہ اسلام میں کہاں سے آیا۔ (۷) عدم رجوع موتیٰ (۸) مسیح موعود اسی امت میں سے تھا۔ (۹) نزول کی حقیقت (۱۰) ابن مریم کے نام میں حکمت (۱۱) مسائل مختلفہ متعلقہ مہدی معہود (۱۲) مہدی جہاد بالسیف نہیں کرے گا۔ (۱۳) حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر عقل کے پہلو سے سرسری نظر (۱۴) علامات ماثورہ کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ (۱۵) مسیح و مہدی کی دس موٹی علامات اور ان کی تشریح (۱۶) دجال کی کیفیت (۱۷) مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کے کام (۱۸) حضرت مرزا صاحب کا فیصلہ اختلافات امت کے متعلق (۱۹) حضرت مرزا صاحب کے ہاتھوں سے کسر صلیب اور قتل خنزیر (۲۰) مختلف مذاہب کے حملوں کا رد (۲۱) لیکھرام کے متعلق پیشگوئی (۲۲) مضمون مباہلہ لیکھرام (۲۳) حضرت صاحب کا اشتہار متعلقہ لیکچر لاہور لدھیانہ۔ (۲۴) حضرت مرزا صاحب نے کھوئے ہوئے ایمان کو واقعی دنیا میں قائم کیا ہے (۲۵) علامات ماثورہ کے متعلق ایک شبہ کا ازالہ (۲۶) مسیح موعود کی خاص علامتیں (۲۷) حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت (۲۸) ختم نبوت کے متعلق ہمارا عقیدہ (۲۹) آیت خاتم النبیین کے معنے (۳۰) حدیث لانبی بعدی کے معنے (۳۱) حدیث لوکان بعدی نبی لکان عمر (۳۲) حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (۳۳) اجماع کا دعویٰ غلط ہے (۳۴) نبی کے لئے شریعت لانا ضروری نہیں (۳۵) ہر نبی کتاب لاتا ہے (۳۶) نبی کے مطاع ہونے سے کیا مراد ہے (۳۷) قرآن سے سلسلہ نبوت جاری ہونے پر تین زبردست دلائل (۳۸) حدیث سے سلسلہ نبوت کے جاری ہونے کا ثبوت۔

ہاں ایک بات ہم اور کہدینا چاہتے ہیں وہ یہ کہ اگرچہ اس کتاب میں انہیں مسائل پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے قلم اٹھایا ہے۔ جن پر احمدیہ لٹریچر متعدد دفعہ بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن ہر بات اور ہر مسئلہ میں خاص شان پیدا کی ہے۔ اور ترتیب بیان بالکل نئی اور اچھوتی ہے۔

اس لاجواب تصنیف پر ہماری جماعت محترم و مکرم مصنف کی جس قدر بھی شکرگزار ہو کم ہے۔ اس شکرگزاری کا ایک طریق تو یہ ہے کہ کتاب کی اشاعت میں بہت کوشش اور سعی کی جائے۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت۔ درازیٔ عمر اور درجات میں ترقی کے لئے خاص دعائیں کی جائیں"

یہ ریویو اس تصنیف کے پہلے ایڈیشن کو پڑھ کر لکھا گیا تھا۔ مگر محترم مصنف نے اب اس کے چوتھے ایڈیشن پر نظر ثانی فرماتے ہوئے۔ اسمیں کافی اصلاح و اضافہ فرمایا ہے۔ جس سے کتاب کو اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ پہلے ایڈیشن کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی سگر اب کاغذ لکھائی۔ چھپائی عمدہ اور حجم سوا تین سو صفحے ہونے پر بھی عام اشاعت کی خاطر قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے حالانکہ سامان طباعت پہلے سے تین گنا گراں ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ نہایت مفید تبلیغی کتاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ذی علم اور روشن خیال مسلمانوں تک پہنچائی جاسکے۔ تاکہ وہ بھی احمدیت سے روشناس ہوں اور انہیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور اس کے دلائل کا علم ہو سکے اور وہ حق و باطل میں امتیاز کرنے کا موقع پائیں کتاب زیر طبع ہے۔ اس کے متعلق فرمائشیں مہتمم صیغہ نشر و اشاعت قادیان کے پتہ پر آنی چاہئیں (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

"اعانت الفضل"

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کر دینا بھی ایک بڑی اعانت ہے جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں۔ تو یہ بھی اعانت کی ایک مؤثر صورت ہے

یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے یقیناً محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کا پرچہ بند ہو جائے گا۔ والسلام (مینیجر)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۹۸۳ منکہ عالم بی بی زوجہ چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب قوم جٹ گوندل عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۹۹ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق حق مہر /۱۱۵ روپے ہے۔ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد عالم بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد چوہدری [illegible] احمد انسپکٹر [illegible]

نمبر ۸۹۸۶ منکہ مستری [illegible] ولد مستری صلاح الدین صاحب قوم [illegible] پیشہ لوہار عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۱۱۶ جنوبی ڈاکخانہ

خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۹ مرلہ واقعہ شہر سرگودھا محلہ نہری جھورہ قیمت خرید ۹۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز میری سالانہ آمد مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر اور اس کے علاوہ جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرا ایک خراس مبلغ یکصد روپیہ کا ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد مستری قربان حسین نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد احمد الدین امام الصلوٰۃ چک ۱۱۶ ج ب

نمبر ۸۹۹۰ منکہ محمد شفیع ولد میاں نور محمد صاحب قوم جولاہا پیشہ مزدوری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۹۹ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مشین سلائی قیمتی ۱۰۰/- روپے۔ اور ایک خراس قیمتی ۱۲۰/- روپے کی اور میری سالانہ آمدنی ۱۵۰/- روپیہ ہے جس پر میرا گزارہ ہے۔ اس تمام آمدنی اور جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شفیع موصی نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد۔ چوہدری عنایت چک ۹۹ ج ب

نمبر ۸۹۸۹ منکہ سید مسعود احمد ولد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب قوم سید پیشہ واقف زندگی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳ ۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے مجھے اسوقت مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ میری والدہ محترمہ کی طرف سے ملتے ہیں جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو میں ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :۔ سید مسعود احمد
گواہ شد :۔ مرزا عزیز احمد
گواہ شد :۔ محمد الدین کھیتی باڑی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود۔ آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کرسکتا۔ (مینجر)

باجازت امورعامہ

رشتوں کی ضرورت

بندہ کو اپنے دو لڑکوں کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ بڑا لڑکا عبدالسلام شبلی عمر ۲۲ سال بی اے پاس ہے اور ایل ایل بی کلاس لاء کالج دہلی میں تعلیم پا رہا ہے دوسرا لڑکا عبداللطیف عمر ۲۰ سال ہے ایف۔ اے تک تعلیم ہے۔ اور ملازم ہے اور آمدنی ماہوار ایک سو پچاس روپے۔ لڑکیاں اچھی تعلیم یافتہ نیک بخت و نیک وضع ہوں۔ اور امور خانہ داری سے واقف ہوں۔ خط وکتابت بنام
شیخ عبدالحکیم احمدی
نمبر ۹۴ ترکمان روڈ ــــ نئی دہلی

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجیئے اور اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجیئے

آپکے کارخانہ میں اصلی نٹ سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار بٹن تیار ہوتے ہیں۔ ٹیلر صاحبان براہ راست ہم سے مال منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں۔ موسم شروع ہے مانگ کی زیادتی کے مدنظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں

سردار عطاء اللہ خان بی اے سول پروپرائٹر دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

باجازت امورعامہ

ضرورت رشتہ

ایک لڑکا اور ایک لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا سپلائی انسپکٹر ہے۔ جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۴ سال ہے تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے اچھی طرح واقف ہے۔ اصحاب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔

ع۔ س
برمکان خان صاحب شیخ عبدالعلیم صاحب احمدی مرحوم۔ ندلیسر۔ بنارس کنٹونمنٹ

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے قیمت فی تولہ ۶/ چھ ماشہ ۸/ تین ماشہ ۱۲/
ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ذیابیطس

:۔ اگر آپ کو دیدم مرض ذیابیطس میں شکر آتی ہے جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں۔ اور تمام دنیا کے حکیم وڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکا استعمال کیجیئے قطعی جڑ سے ذیابیطس رفع کر دے گی ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے تجربہ خود شاہد ہو جائیگا۔ قیمت چار روپے للعہ۔ نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر وناظر جان کر لکھتا ہوں کہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں۔
پتہ مولوی حکیم ثابت علی (پنجریاں) محمود نگر ۵ لکھنؤ

باجازت امورعامہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے برخوردار کیپٹن ڈاکٹر محمد یحییٰ احمدی کا نکاح امۃ الوحید معصومہ بنت غلام یٰسین صاحب سے دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو رخصتانہ ہوا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین
سید محمد حسین شاہ مختار عام حضرت صاحب۔ قادیان

فوری ضرورت

ایک مستعد آدمی جو کم از کم میٹرک پاس ہوں اور انگریزی میں خط ڈرافٹ کرسکتے ہوں۔ ٹائپ کرنا بھی اگر جانتے ہوں تو بہتر ہے کی ایک کمپنی میں دفتر کا کام کرنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ میٹرک سے زیادہ تعلیم والے کو ترجیح دیجائیگی۔ انگریزی میں بھی خط اچھی طرح ڈرافٹ کرسکتے ہوں۔ درخواستیں جلد سے جلد میرے نام آنی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ خاکسار۔ مرزا منور احمد

ننھے بچّوں کی صحّت

کو برقرار رکھنے۔ اور ان کی ہر قسم کی کمزوری سوکھا۔ اسہال۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ کھانسی کو دور کرنے میں نہایت مفید اور مجرّب دوا
"دوائے صحّت"
ہے۔ قیمت فی تولہ ۸/ محصول ڈاک علاوہ

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان
ضلع گورداسپور

خالص شہد

زعفران۔ زیرہ۔ بادام۔ تازہ سیب۔ مختلف سبزیوں کے بیج۔ خوشبودار مصالح وڑی کشمیر ٹوبڈ سے کنٹرول قیمت پر طلب فرمائیں۔ تاجر صاحبان اپنے مال کی ایجنسی دیں۔

پیراگن ٹریڈنگ کمپنی اکسپورٹ امپورٹ اینڈ کمیشن ایجنٹ
بارہ مولہ (کشمیر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۶ر نومبر۔ آزاد ہند فوج کے ہفتہ کی تقریب میں ایک جلسہ عام ہوا۔ جس میں سرت چندر بوس نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تمام ہندوستان کو آزاد ہند فوج کے افسروں اور سپاہیوں کی حمایت کرنی چاہیئے۔ ان میں سے ہر ایک شخص ہیرو اور ہندوستان کی آزادی کے لئے بے جگری سے لڑنے والا ہے۔ ہندوستان کبھی ان کو فراموش نہیں کر سکتا۔ مسٹر بوس نے تقریر کے آغاز میں اعلان کیا۔ کہ ہندوستانی فضائی فوج کی طرف سے آزاد ہند فوج کے امداد کے لئے اسی جلسہ میں رقوم وصول ہوئی ہیں۔

دہلی ۶ر نومبر۔ آزاد ہند فوج کے خلاف ایک تیسرے مقدمہ میں کیپٹن برہان الدین (بلوچ رجمنٹ) کو چارج شیٹ دے دیا گیا ہے۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے ملک معظم کے خلاف جنگ کی۔ اور ایک شخص کو پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا۔ ملزم کے خلاف علیحدہ مقدمہ چلے گا۔ کل ایک دوسرے مقدمہ میں پنجاب رجمنٹ کے کیپٹن عبد الرشید۔ صوبیدار شنگارا سنگھ اور جمعدار فتح خاں کو چارج شیٹ دئے گئے تھے۔

لنڈن ۶ر نومبر۔ مسٹر ارنسٹ بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے اس تجویز کے متعلق فوری رپورٹ طلب کی ہے۔ کہ جرمنی سے روسی مقبوضہ رقبہ سے دس لاکھ جرمنوں کو مغربی رقبہ میں منتقل کر دیا جائے۔ مسٹر ارنسٹ بیون کے نائب سیکرٹری نے کل دار العوام میں بیان کیا۔ کہ ابھی تک برطانیہ کے دفتر خارجہ کو یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ پولینڈ۔ چیکوسلواکیہ اور ہنگری کی حکومتوں نے ساڑھے چار لاکھ جرمنوں کو اپنے ممالک سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نہ ہی دفتر خارجہ کو یہ معلوم ہے۔ کہ روسی حکام نے اپنے رقبہ سے کئی لاکھ جرمنوں کو مغربی رقبہ میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایک غیر سرکاری اطلاع یہ ہے۔ کہ ہنگری۔ پولینڈ اور چیکوسلواکیہ سے ۳۰ ہزار جرمنوں کا روزانہ اخراج ہوگا۔

بٹاویا ۶ر نومبر۔ بٹاویا کے بازاروں میں کل ساری رات توپوں سے لڑائی ہوتی رہی۔ جنرل کرسچن کے اس انتباہ کو دہرایا گیا ہے۔ اگر حالات میں کشیدگی جاری رہی۔ تو جنگ میں جدید ترین اسلحہ استعمال کئے جائینگے۔ سنگاپور ریڈیو سے حسب ذیل اعلان جاری کیا گیا۔ انڈونیشیا کے پرجوش نوجوانوں کو احساس ہے۔ کہ جنرل کرسچن کے اس انتباہ کا مطلب کیا ہے۔ جس میں جدید ترین اسلحہ کے استعمال کا اعلان کیا گیا ہے۔ انتہا پسندوں کو یہ بھی احساس نہیں۔ کہ برطانیہ اپنے ایک افسر کے قتل پر مناسب سزا دیئے بغیر نہ رہے گا۔ انڈونیشیا باشندوں کو جدید ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کی اہمیت کا احساس کرنا چاہیئے۔

لاہور ۶ر نومبر۔ سونا ۸۷-۲- روپے۔ چاندی ۱۳۱-۱۲-۰ روپے۔ پونڈ ۰-۰- ۵۲ روپے۔

امرت سر ۶ر نومبر۔ سونا ۸۰-۱۲- روپے چاندی ۱۳۱-۱۲-۰ روپے۔ پونڈ ۵۲-۸

لنڈن ۷ر نومبر۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے روسی انقلاب کی سولہویں سالگرہ کے موقعہ پر ایٹم بم کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس طاقت کا پتہ لگانے کے لئے تمام ممالک میں ایک دوڑ سی شروع ہو گئی ہے۔ اور اگر مسابقت کی یہی رفتار جاری رہی۔ تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ برطانوی اخبارات نے اس بیان پر اظہار رائے کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ موسیو مولوٹوف اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آئندہ دنیا میں قیام امن کے لئے تمام ملکوں کے اتحاد کی ضرورت ہے۔ اور اس بیان سے اس امید کی بھی جھلک پائی جاتی ہے۔ کہ اتحادی ممالک کی موجودہ چپقلش جلد رفع ہو جائے گی۔

ٹوکیو ۷ر نومبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے جاپانی حکومت کو حکم دیا ہے۔ کہ اس نے ملایا سے جس قدر ربڑ حاصل کیا ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی رپورٹ کرے۔

سیگان ۷ر نومبر۔ انامیوں نے عظماء ثلاثہ کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں اس حکم کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ جو ۲ر نومبر کو ۲۰ انامیوں کے قتل کے متعلق دیا گیا تھا۔

کلکتہ ۷ر نومبر۔ سوموار کو ۲½ سو انڈونیشین جہازیوں نے ہڑتال کر دی۔ اور انڈونیشین جہازوں پر گولہ بارود چڑھانے سے انکار کر دیا۔ اس کا اثر تین جہازوں پر پڑا۔

نئی دہلی ۷ر نومبر۔ امپیریل چیف آف سٹاف کے ممبر سر ایلن بروک آج دہلی وارد ہوئے۔ وہ امپیریل سٹاف کے پہلے ممبر ہیں۔ جو یہاں آئے ہیں۔

پیرس ۷ر نومبر۔ تمام اتحادی ملکوں کی لیبر کانفرنس میں جو ان دنوں پیرس میں ہو رہی ہے۔ ہندوستانی ممبر رحمت اللہ چغتائی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو اس وقت صنعت کی طرف راغب ہونے کی ضرورت ہے۔ اتحادی ممالک کو چاہیئے۔ کہ ہندوستان کو صنعتی ملک بنانے کے لئے اس کی اعانت کریں۔

دہلی ۶ر نومبر۔ آزاد ہند فوج کے تین افسروں کے مقدمہ کی سماعت ۱۲ر نومبر پر ملتوی کر دی گئی۔

لال قلعہ دہلی۔ ۶ر نومبر۔ آزاد ہند فوج کے افسروں کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے دوران میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے استغاثہ کے چیف گواہ لیفٹیننٹ ناگ نے بتایا۔ کہ مئی کے اوائل میں جب برطانوی فوجیں رنگون میں داخل ہوئیں۔ تو آزاد ہند فوج کے ہیڈ کوارٹر کا ریکارڈ جلا دیا گیا۔

مدورا۔ ۶ر نومبر۔ کل آزاد ہند فوج کے مقدمہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے والے ایک ہجوم پر پولیس نے گولی چلا دی۔ جس کی وجہ سے ۲ اشخاص ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہجوم نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ جس نے ان کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلا دی۔

لنڈن ۶ر نومبر۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ اور روس کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف پراپیگنڈا نہ کرنے کے "عہد نامہ" کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ماسکو ریڈیو نے کل ایک مضمون نشر کیا۔ جس میں انڈونیشین تحریک آزادی کی حمایت کی گئی ہے۔

بمبئی ۶ر نومبر۔ آج شہر میں آزاد ہند فوج کے ہفتہ کی تقریب کے سلسلہ میں انڈونیشین بھی شامل ہوئے۔ دو سو جاپانی جہازیوں نے جلوس میں شرکت کی۔ اور بندرگاہ سے چوپاٹی تک آئے۔ جہاں مسٹر سرت بوس نے تقریب کا افتتاح کیا۔

نئی دہلی ۶ر نومبر۔ مختلف صوبوں سے جو اعداد و شمار فراہم ہو سکتے ہیں۔ ان سے اندازہ

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

تمام جماعتہائے احمدیہ اندرون ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال ۱۱ر نبوت مطابق ۱۱ر نومبر بروز اتوار یوم سیرت النبیؐ منایا جائے۔ تمام جماعتیں اس روز پبلک جلسے منعقد کریں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی سیرت مطہرہ پر تقاریر کرائی جائیں۔ جن میں جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان واضح کی جائے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

کنری سندھ میں حنفیوں سے کامیاب مناظرہ

کنری سندھ ۷ر نومبر۔ مکرم جناب ڈاکٹر احمد الدین صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ ۵، ۶ر نومبر کو حنفیوں کے ساتھ بڑی کامیابی سے وفات مسیح۔ اسلام میں اجرائے نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مناظرہ ہوا۔ مقامی جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی احمد علی صاحب اور مولوی محمد اسماعیل صاحب نے قرآن کریم اور احادیث کے دلائل سے فریق مخالف کو عاجز کر دیا۔ مباحثہ ۱۱ گھنٹے سے زیادہ عرصہ جاری رہا۔ جس میں احمدیت کے نقطہ نظر سے اسلام کے بنیادی اصول اور اعتقادات بھی بیان کئے گئے۔ پبلک نے جو ایک ہزار کے قریب تھی۔ ہمہ تن گوش ہو کر تمام تقاریر سنیں۔ خدا تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔

بٹاویہ ۷ر ستمبر۔ کل ڈچ کمانڈر نے ڈچ گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا۔ کہ ہم انڈونیشین سلطنت گورنمنٹ کے بارے میں پبلک کی جائز سیاسی امنگوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جمہوری اصول کے مطابق حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ ملک کو ترقی دے کر آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ انڈونیشین اور ہالینڈ کے سیاسی تعلقات بھی استوار رہیں۔ ایک ایسی مجلس بنائی جائیگی۔ جس میں پبلک کے نمائندے زیادہ ہونگے۔ انڈونیشین